87621 ـ والد صاحب دو برس بڑی لڑکی کو بہو بنانے پر راضی نہیں

سوال

ایك تربیتی کورس میں چار برس قبل میرا ایك نوجوان سے تعارف ہوا جو دین اور اچھے اخلاق کا مالك ہے، لیکن اس کے والد مجھ سے شادی کرنے پر اس لیے راضی نہیں کہ میں اس سے دو برس بڑی ہوں، میں اس سلسلہ میں دین کی رائے معلوم کرنا چاہتی ہوں، اور ہم اس سلسلہ میں کیا کر سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر عورت اخلاق اور دین کی مالك ہو تو اپنے سے دو برس یا اس سے بڑی عمر کی عورت کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی کی تو وہ آپ سے زیادہ عمر کی تھیں.

بہو اختیار کرنے میں باپ کی رائےمعتبر شمار ہوگی، کیونکہ عزت و اکرام اور حسن سلوك میں اس کا حق ہے، اور اسے وہ تجربہ بھی حاصل ہے جو بیٹے کو نہیں، لیکن نکاح صحیح ہونے کے لیے لڑکے کے والد کی رضامندی شرط نہیں، بخلاف عورت کے کیونکہ عورت کا نکاح ولی کی رضامندی اور اجازت پر موقوف ہے.

دوم:

بیٹے کو چاہیے کہ وہ اپنے والد کو مطمئن کرے، اور اس کے سامنے آپ سے شادی کی رغبت کو واضح کرے، اگر تو وہ قبول کر لے تو الحمد للہ، اور اگر اپنے موقف پر قائم رہتا ہے تو بیٹا دو مشکل معاملوں کےدرمیان ہے:

1 ـ یا تو اپنی رغبت چھوڑ دے، اور اپنے والد کی بات مان لے، غالب حالات میں یہی صحیح ہوتا ہے؛ لیکن اگر باپ کی طبعیت ایسی ہو کہ بیٹے وہی قبول کرنا پڑیگی جو وہ خود اختیار کرے، جو ہو سکتا ہے بیٹے کی رغبت کے موافق نہ ہو، مثلا وہ اپنے خاندان سے یا قبیلہ سے ایسی لڑکی اختیار کرے جو اس کے لیے صحیح نہ ہو، یا پھر اس کا اعتراض لڑکی کے دین اور اس کی استقامت پر ہو تو اس حالت میں بیٹا اپنے باپ کی مخالفت پر مجبور ہوگا، کیونکہ اگر وہ آج مخالفت نہیں کرتا تو کل ضرور کریگا.

۔ یا پھر بیٹا اپنی رغبت پر عمل کرتے ہوئے ۔ فرض کریں کہ وہ خود نکاح کرنے کی استطاع رکھتا ہے ۔ باپ کی مخالفت کرے، لیکن ایسا کرنا نہیں چاہیے؛ کیونکہ اس میں والد کی مخالفت اور اسے ناراض کرنے میں قطع رحمی اور حصول نفرت کا احتمال ہے، اور اس میں بیٹے اور اس کی اولاد کو نقصان اور ضرر ہوگا، اور آپ کو بھی، اورعقلمند عورت کو اس طرح کے خاوند پر راضی نہیں ہونا چاہیے، الا یہ کہ اس صورت میں جو ہم ذکر کر چکے ہیں.

کہ باپ ایسا طریقہ اختیار کرے جو بیٹے کی رغبت سے متعارض ہو، اور اس معارضت سے کوئی مفر نہ ہو، کیونکہ والدین کا ایك خاص نظریہ اور ذوق ہوتا ہے جو بیٹوں کو مناسب نہیں ہوتا، اور ہم والدین کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اختیار کی آزادی دیں، کیونکہ شادی ہمیشہ کے لیے ہوتی ہے، اور انسان کا حق ہے کہ وہ ایسا شریك حیات اختیار کرے جو اس کی زندگی میں شریك ہو، اور باپ کا دور اس میں نصیحت و راہنمائی والا ہونا چاہیے، وہ اولاد پر کسی چیز کو لازم نہ کرے، جبکہ بیٹا اپنے مناسب اختیار کر رہا ہے.

اور بیٹے کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے باپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے. اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو خیر و بھلائی کی توفیق دے.

واللہ اعلم .